سوال

(211)فرضیتِ حج کی شرائط

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسلمان پر حج فرض ہونے کی کیا شرائط ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں حج اس شخص پر فرض ہوتا ہے جو استطاعت رکھتا ہو۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ البَيتِ مَنِ استَطاعَ إِلَيهِ سَبيلًا ... ٩٧ ... سورة آل عمران

''لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اُس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں وہ اس کا حج کریں۔''

(اللہ تعالیٰ کا حق لوگوں کا فرض بنتا ہے۔) یعنی حج صاحبِ استطاعت پر فرض ہے۔

استطاعت میں زادِراہ سرفہرست ہے یعنی آدمی کے پاس اتنی دولت ہو کہ وہ مکہ مکرمہ کی آمدورفت اور وہاں پر قیام کے اخراجات کے لیے کافی ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتَزَوَّدوا فَإِنَّ خَيرَ الزّادِ التَّقوىٰ ... ١٩٧ ... سورة البقرة

''اور سفر خرچ اپنے ساتھ رکھو۔ بہتر زادِراہ تقویٰ ہے۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(كان اهل اليمن يحجون ولا يتزودون ويقولون نحن المتوكلون فاذا قدموا مدينة سالوا الناس فانزل الله تعالى : «وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ» (بخاري، الحج، قول الله تعالى : «وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ»

''یمن کے لوگ راستے کے خرچ ساتھ لائے بغیر حج کے لیے آ جاتے تھے، کہتے تو یہ تھے کہ ہم توکل کرتے ہیں لیکن جب مدینہ آتے تو لوگوں سے مانگنے لگتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت

نازل کی :   وَتَزَوَّدُوافَاِنَ خَیرَالزَّادِالتَّقوٰیٰ   ''اور توشہ لے لیا کرو کہ سب سے بہتر توشہ تو تقویٰ ہی ہے۔''

اس آیت میں تقویٰ سے مراد سوال کرنے سے بچنا مراد ہے۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

قیل یا رسول اللہ ما السبیل قال : «الزاد والرحلۃ» (دار قطنی 2/217،ابن ماجہ، ح : 2897)

''اللہ کے رسول سے پوچھا گیا کہ السبیل سے کیا مراد ہے؟

(ارشاد باری تعالیٰ   وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا   آل عمران : 97/3 کی طرف اشارہ ہے)

آپ نے فرمایا : زادِراہ اور سواری۔''

سواری اپنی ہو یا کرائے کی یا کار، بس، بحری جہاز اور ہوائی جہاز وغیرہ کا خرچ برداشت کر سکتا ہو۔

حج کے لیے جانے والی اگر عورت ہو تو اس کے خاوند یا اس کے کسی محرم کا اس کے ساتھ ہونا ضروری ہے، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے :

(لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَۃٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ, وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْاَۃُ اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)

''مرد کسی غیر عورت کے ساتھ اس کے محرم کی موجودگی کے بغیر ہرگز تنہائی میں نہ ہو اور نہ کوئی عورت بغیر کسی ذی محرم کو ساتھ لیے سفر ہی کرے۔''

ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا : اللہ کے رسول! میرا نام مجاہدین کی فہرست میں آیا ہے اور میری بیوی حج کے لیے جا رہی ہے؟ آپ نے فرمایا :

(انطلق فحج مع امرأتک) (مسلم، الحج، سفر المراۃ مع محرم الی الحج وغیرہ، ح : 1341)

''جاؤ تم اپنی اہلیہ کے ساتھ حج کرو۔''

بیوی کے لیے ایک شرط یہ ہے کہ اس کی عدت ختم ہو تو پھر حج کرے، دورانِ عدت حج نہ کرے۔ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں :

"ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کان یرد المتوفی عنهن ازواجهن من البیداء یمنعهن الحج" (موطا امام مالک، الطلاق، مقام المتوفی عنها زوجها۔۔۔، ح : 1255)

''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان بیواؤں کو جن کی عدت وفات پوری نہ ہوئی ہوتی تھی، بیداء سے واپس بھیج دیتے تھے۔ آپ انہیں حج سے روک دیتے تھے۔''

اسی طرح راستے کا پُرامن ہونا بھی استطاعت میں شامل ہے۔ بیت اللہ تک جانے اور آنے کا سفر پُرامن و، کسی جانی یا مالی نقصان کا خطرہ غالب نہ ہو۔

جسمانی معذوری یا بیماری کی شکل میں صاحبِ استطاعت حج بدل کروا سکتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

حج بیت اللہ کے احکام ومسائل، صفحہ:485

محدث فتویٰ